خبرنامہ

جشن وراثت اردو رنگارنگ ادبی وثقافتی

پروگراموں کے ساتھ اختتام پذیر

گزشتہ برس کی طرح اس سال بھی دلی کے کناٹ پلیس میں ۱۰تا۱۵رنومبر جشن وراثت اردو پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سارے پروگرام بارہ بجے دوپہر سے رات دس بجے تک جاری رہے۔ یہ پروگرام کئی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس میں جہاں ایک طرف مختلف طرح کے ادبی وثقافتی پروگرام منعقد کیے وہیں اسکول اور کالج کی سطح پر اردو کے طلبا کے لیے مختلف طرح کے مقابلوں کا اہتمام کیا گیا۔

جشن وراثت اردو کا افتتاح کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق شیخ الجامعہ سید شاہد مہدی نے کہا کہ اردو اکادمی کے زیر اہتمام جتنے بھی پروگرام منعقد ہوتے ہیں، ان کا اپنا ایک معیار ہے، اپنے معیار سے اس ادارے نے کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ جشن وراثت اردو اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس پروگرام کو اس طرح سے ترتیب دیا گیا ہے کہ اردو زبان وادب کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہے۔ جشن وراثت اردو جیسے پروگراموں کا مقصد قومی یکجہتی کا ماحول قائم رکھنا ہے۔ اردو زبان ایک تہذیب، ایک تاریخ کا نام ہے۔ اس زبان سے دوری کا مطلب ہم اپنی تہذیب وثقافت سے دور ہو جائیں گے۔ یہ جشن اردو زبان و ادب کی تہذیب وثقافت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

اردو اکادمی کے وائس چیئرمین اور ممتاز شاعر پروفیسر شہپر رسول نے اپنے استقبالیہ کلمات میں کہا کہ اس پروگرام کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنی تہذیبی روایات کو عام لوگوں کے سامنے پیش کرسکیں۔ ساتھ ہی مقابلہ جاتی پروگرام کا بھی انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں دہلی کی مختلف جامعات اور کالجز کے طلبا و طالبات شریک ہوں گے۔ ساتھ ہی کچھ ایسے بھی ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا، جس میں دلی کے چھوٹے چھوٹے بچے شریک ہوں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس جشن میں اردو سے متعلق مختلف اصناف کے فنکار اپنے اپنے فن کا مظاہرہ کریں گے۔ اس جشن میں اردو کی زبانی روایات چہار بیت، قصہ گوئی کے ساتھ ساتھ بالی ووڈ کے مشہور فنکار سریش واڈیکر اور جاوید علی کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔ اس جشن میں نوجوانوں کی دلچسپی کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اس کا مقصد ہے کہ یہ نوجوان اپنی تہذیبی اور ثقافتی روایات سے واقف ہوسکیں۔ فصیل بند شہر کے روایتی اور تہذیبی ورثے کے ساتھ ساتھ جدید مزاج کو بھی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس بار خطاطی اور تاشے نفیری کے نمونے پیش کیے جائیں گے۔

افتتاحی پروگرام کے بعد 'ٹیلنٹ گروپ' نے قصہ: ''قصوں کے اندر قصہ'' (الف لیلہ) پیش کیا۔ ننھے ننھے بچوں پر مشتمل گروپ نے قابل ستائش فنکاری کا ثبوت دیا۔ اردو اکادمی دہلی اس طرح کی صلاحیتوں کے حامل فنکاروں کی ہمیشہ سے حوصلہ افزائی کرتی آئی ہے۔ اس گروپ نے جشن وراثت اردو کے متعدد پروگراموں میں اپنی فن کاری کا ثبوت پیش کیا اور لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز بنے رہے۔ غزل سرائی کے مقابلے میں کل ۱۲ شرکا نے شرکت کی۔ مقابلہ میں جج کے فرائض پروفیسر احمد محفوظ اور پروفیسر کوثر مظہری اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر جاوید حسن نے انجام دیے۔ مقابلے کے بعد پروفیسر خالد محمود نے شرکائے مقابلہ کو بتایا کہ وہ آئندہ کس طرح تیاری کر کے مقابلے میں شریک ہوں۔ پروفیسر احمد محفوظ نے نتیجے کا اعلان کیا۔ سیف الرحمٰن، فیض الرحمٰن اور شروتی مشرا بالترتیب اول، دوم اور سوم انعام کے حقدار قرار پائے، جب کہ دو حوصلہ افزا انعام ام حبیبہ اور مہتاب عالم کو تفویض کیے گئے۔

اس مقابلے کے بعد چہار بیت کی پیشکش عاصم خاں و ہمنوا اکھاڑا (رامپور) نے کی۔ قوالی ارشد قطبی و عدنان قطبی نے پیش کی۔ قوالی وگروپ سانگ، اسکول کے طلبا نے پیش کیا۔ رشمی اگروال اور کانو پریا نے مہ جبیں ساز اور آواز کے ساتھ مینا کماری کو خراج عقیدت پیش کیا۔ محفل قوالی فرید صابری جے پوری و ہمنوا نے اس طرح سے پیش کی کہ شام گل وگلزار ہوگئی، اس کے بعد شام غزل نے رات کو اور بھی مسحور کن بنا دیا۔ سامعین و ناظرین اس طرح کے پروگرام سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ یہ جشن دراصل گنگا جمنی تہذیب کے اعلی نمونے کے طور پر بھی دیکھا جانا چاہیے۔ جہاں مختلف فنکاروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کی شرکت اس بات کی غماز ہے کہ لوگ اس طرح کے پروگراموں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لیے اس طرح کے پروگرام بہت معاون ثابت ہوں گے۔ اس موقع پر پروفیسر خالد محمود، پروفیسر احمد محفوظ، پروفیسر کوثر مظہری کے علاوہ اور معزز شخصیات نے شرکت کی۔ اکادمی کے اراکین نے جس خوش اخلاقی سے لوگوں کا استقبال کیا، یہ بھی اسی تہذیبی رویہ کا عملی ثبوت ہے۔

۱۱رنومبر ۲۰۱۸ کو جشن وراثت اردو کے دوسرے دن اکادمی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول نے سامعین و ناظرین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دہلی سرکار کی یہ کوشش ہے کہ شہر دہلی کی سماجی اور تہذیبی وراثت کا تحفظ اور فروغ ہوتا رہے۔ اسی لیے اکادمی کی جانب سے جشن وراثت اردو کا انعقاد پچھلے کئی برسوں سے عمل میں آرہا ہے۔ اس جشن میں اردو کے فروغ اور ترقی کے لیے مختلف قسم کے اسٹال بھی لگائے گئے ہیں، تاکہ اردو زبان وادب کے تمام پہلوؤں کی ترجمانی ممکن ہوسکے۔ آج کے تمام پروگرام کی نظامت محترمہ ریشماں فاروقی نے کی۔ آخر میں شکریہ کی رسم اکادمی کے اسسٹنٹ سکریٹری مستحسن احمد نے ادا کی۔

پروگرام کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ سب سے پہلے امنگ پینٹنگ مقابلے کا

انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلے کو تین زمروں (سینئر سیکنڈری، مڈل اسکول اور پرائمری زمرہ) میں منقسم کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں دلی کے مختلف اسکولوں سے ایک سو پچاس سے زائد طلبا و طالبات نے شرکت کی۔ جج کے فرائض سیمیں مرتضیٰ اور فیض الحسن (فائن آرٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے انجام دیے۔ نتیجے کے اعلان سے پہلے جج صاحبان نے آرٹس کے اہم نکات کی طرف اشارہ کیا۔ اس مقابلے میں شریک طلبا و طالبات کی پینٹنگ پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ پہلے زمرے سے کل ۱۴ طلبا و طالبات کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ جن میں جویریہ جاوید اور زویا عالم کو پہلا انعام دیا گیا، جبکہ زارا احمد، یسریٰ اور جیوتی کو دوسرے انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ تیسرے انعام کے لیے اقصیٰ، فوزیہ، قاسم مہدی اور زینب کو منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ کل پانچ طلبا و طالبات (رحمت، اریبہ، سامعہ گلزار، سیدہ سمیرہ اور نورین فیض) کو حوصلہ افزا انعام دیا گیا۔ دوسرے زمرے میں پہلے انعام کا مستحق مدیحہ کو قرار دیا گیا، جب کہ دوسرا انعام عاتکہ سلطانہ، چشتیہ ناز اور تیسرا انعام طوبیٰ، کومل اور شفا کو دیا گیا۔ اس زمرے سے حوصلہ افزائی کا انعام مہک، بشریٰ شمس، گل افشاں، محمد عاطف، حماد حسن اور ہبہ کو دیا گیا۔ اس انعامی مقابلے کے تیسرے زمرے میں پہلا انعام انورہ ناز کو، دوسرا انعام شاہین پروین، صاحبہ فاطمہ اور تیسرا انعام حسن خالد، محمد افنان، رمشا رضا کو دیا گیا۔ حوصلہ افزا انعام اقرا، محمد ریحان، طرفیہ علی، محمد مصیب اور ارمان ملک کو دیا گیا۔

اس انعامی مقابلے کے بعد 'قصہ بلی کی تک بندی کا'' پروگرام منعقد کیا گیا، جسے ٹیلنٹ گروپ نے پیش کیا۔ اس گروپ میں ننھے ننھے بچوں نے ناظرین کو خوب محظوظ کیا۔ محفل قوالی نظامی چشتی برادرس (دہلی) نے پیش کی۔ سامعین کی فرمائشوں نے قوالی پروگرام کو چار چاند لگا دیے۔ محفل غزل کے تحت شہاب خان نے کلاسیکی شعرا کی متعدد غزلیں پیش کیں۔ داستان گوئی کے تحت ونگس کلچرل سوسائٹی، دہلی نے ''ٹوپی کی داستان'' پیش کی۔ انڈین اوپیرا فیوژن کے تحت صوفی گلوکار کابکی کھنہ نے امیر خسرو کے کلام کے ساتھ ساتھ داستان بھی پیش کی۔ صوفی محفل میں اندرا نائک نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ منور معصوم نے قوالی سے اتوار کی شام کو اور بھی پرنور بنا دیا۔ اس موقع پر ادب وثقافت سے دلچسپی رکھنے والے کثیر تعداد میں موجود تھے۔

جشن وراثت اردو کا تیسرا دن (۱۲ نومبر) بھی تاریخ ساز رہا۔ اس موقع پر حکومت دلی کے وزرا سومناتھ بھارتی، عمران حسین، ستیندر جین نہ صرف جشن وراثت اردو میں شریک ہوئے بلکہ انھوں نے فنکاروں کو خوب سراہا اور ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی۔ اس موقع پر یہ بات بھی سامنے آئی کہ یہ جشن وراثت گنگا جمنی تہذیب کا بہترین مظہر ہے۔ تیسرے دن متعدد فنکاروں نے اپنے فن سے جہاں داستان کے پیرائے میں تاریخ بیان کی، وہیں کلاسیکی شاعری کو اس طرح سے پیش کیا کہ دلی کا شاندار ماضی لوگوں کے سامنے آ گیا ہے۔ شہر دہلی کی تاریخ وثقافت کا کوئی بھی باب اردو زبان وادب کے بغیر مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔ اردو اکادمی کے زیراہتمام 'جشن وراثت اردو' میں جہاں ایک طرف چہار بیت، داستان اور قصہ گوئی سے لوگوں کو محظوظ ہونے کا موقع فراہم ہوا، وہیں دلی کے دل کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک کو اس طرح سے سجایا گیا تھا کہ دلی کے مختلف علاقوں سے لوگ کھنچتے ہوئے چلے آرہے تھے۔ اس موقع پر آرٹ اور پینٹنگ کا نمونہ بھی پیش کیا گیا جو بذات خود ایک تاریخ ساز امر ہے۔

ان پروگراموں کے انعقاد کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہم ہندوستانی تہذیب وثقافت سے مکمل واقفیت حاصل کرسکیں۔ یہ جشن گنگا جمنی تہذیب کا اعلیٰ نمونہ کہا جا سکتا ہے۔ دلی والوں نے فنکاروں کی دل کھول کر پذیرائی کی۔ طے شدہ ادبی اور مقابلہ جاتی پروگراموں میں لوگوں کی یکساں دلچسپی منتظمین اکادمی کے لیے باعث مسرت تھی۔ اسکول کے طلبا و طالبات کے ساتھ ساتھ جامعات اور کالجز کے طلبا و طالبات کی بھرپور نمائندگی سے بھی اس کا اظہار ہوتا ہے۔ جشن وراثت اردو میں کتابوں کے اسٹال کے ساتھ ساتھ مقامی تخلیقی ذخائر: پرانی دلی والوں کی باتیں اور خواب تنہا کا بھی اسٹال لگایا گیا تھا، جو لوگوں کی دلچسپی کا سبب رہا۔ دہلی کے تعلق سے تاریخی دستاویز کو دہلی آرکائیوز نے بہت خوبی سے اپنے اسٹال پر آویزاں کیا تھا۔ جو ناظرین کے لیے کسی اہم دلچسپی سے کم نہیں رہا۔

صبح بارہ بجے اس پروگرام کے تیسرے دن کا آغاز قصہ ''قصہ محاوروں اور کہاوتوں کا'' سے ہوا۔ جسے ٹیلنٹ گروپ نے پیش کیا۔ اس گروپ میں معصوم بچوں نے بہترین فنکاری کا ثبوت دیا۔ محفل غزل کے تحت ذیشان ضمیر (جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے کلاسیکی شعرا کی متعدد غزلیں پیش کیں، ساتھ ہی لوگوں کی فرمائش نے اس محفل غزل کو اور بھی دلچسپ بنا دیا۔ اس کے بعد 'بیت بازی' مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ جج کے فرائض ڈاکٹر رحمٰن مصور (جامعہ ملیہ اسلامیہ) اور شبانہ نظیر نے انجام دیے۔ بیت بازی مقابلے میں کل آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اول انعام شعبۂ عربی جامعہ ملیہ اسلامیہ کو حاصل ہوا۔ دوسرا انعام ذاکر حسین کالج کو اور تیسرا انعام جامعہ ہمدرد کو دیا گیا، جبکہ حوصلہ افزا انعام شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کو دیا گیا۔ انعام کا اعلان کرتے ہوئے محترمہ شبانہ نظیر نے شرکا کو کچھ اہم مشورے بھی دیے۔

اس انعامی مقابلے کے بعد شکیل احمد (دہلی) نے غزلیں پیش کیں۔ غالب ان نئی دہلی (مزاحیہ ڈراما) کی پیشکش عمیر احمد نے کی۔ محفل غزل کو سندیپ بنرجی (ممبئی) نے پیش کیا۔ اس محفل میں سامعین کی فرمائش کا سندیپ بنرجی نے بھرپور خیال رکھا۔ صوفی محفل میں رونا رضوی (ممبئی) نے اپنے فن کے جوہر دکھائے۔ صوفی محفل نے شام کو اور بھی پرنور بنا دیا۔

'جشن وراثت اردو' میں چوتھے روز (۱۳ نومبر) بھی فنکاروں کا جلوہ رہا۔ اس موقع پر گاندھی جی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ ہندوستان کی آزادی کی کوئی تاریخ گاندھی جی کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ انھوں نے عدم تشدد کا نہ صرف نعرہ دیا، بلکہ پوری زندگی اس پر عمل پیرا رہے۔ ان کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کے موقع پر ملک بھر میں متعدد پروگرام منعقد کیے گئے۔ اردو

اکادمی، دہلی نے پہلے بھی گاندھی جی کی یاد میں ایک کل ہند مشاعرہ کا اہتمام کیا تھا۔جشن وراثت اردو میں دہلی آرکائیوز کی جانب سے دہلی کی جو تصویر لوگوں کے لیے آویزاں کی گئی تھیں، ان میں گاندھی جی کو کئی اعتبار سے اولیت حاصل تھی۔ آرکیا ئیوز کے اسٹال پر گاندھی جی کی جو تصویریں لگائی گئی تھیں، وہ اس لیے بھی ناظرین کے لیے دلچسپی کا سبب تھیں کہ ان تصاویر میں گاندھی جی مختلف شخصیات کے ساتھ ہیں۔وہ تصویر جب اور جس کے ساتھ لی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی لکھی ہے، تاکہ لوگ ہندوستان کی تاریخ کے ایک اہم باب سے واقف ہو سکیں۔جشن وراثت اردو میں گاندھی جی کو یہ ایک بہترین خراج عقیدت ہے۔اردو کے فروغ اور ترقی کے لیے مختلف قسم کے اسٹال لگائے گئے تھے، ساتھ ہی اردو کے تمام پہلوؤں کی ترجمانی کے لیے نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

جشن وراثت اردو کے انعقاد کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دہلی کی تہذیب وثقافت اور اردو سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے، اکادمی اپنے اسی مقصد کے لیے جشن وراثت اردو کا ہر سال پابندی سے انعقاد کرتی ہے۔اس چھ روزہ جشن میں متنوع قسم کے ادبی اور ثقافتی پروگرام سے لوگ خوب محظوظ ہوئے۔اس جشن میں ملک بھر کے اہم فنکاروں نے لوگوں کو اپنے فن سے خوب لطف اندوز کیا۔سامعین نے بھی ان فنکاروں کی دل کھول کر حوصلہ افزائی کی۔کناٹ پلیس ہمیشہ ہی لوگوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے، لیکن ان دنوں کناٹ پلیس کا سینٹرل پارک اردو تہذیب وثقافت کا ایسا گہوارہ بنا رہا کہ لوگ اس فضا میں اردو کی خوشبو محسوس کر رہے تھے۔کثیر تعداد میں لوگوں کی شرکت اس بات کی غماز ہے کہ جشن وراثت اردو کے انعقاد کا جو مقصد ہے، اس میں اکادمی کو بھرپور کامیابی ملی ہے۔جشن وراثت اردو میں اکادمی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول اور اکادمی کے سکریٹری ایس۔ایم۔علی نے فنکاروں کا پھولوں سے استقبال کیا اور انھیں اکادمی کے علامتی نشان کی شیلڈ پیش کی گئی۔

'جشن وراثت اردو' کے چوتھے دن کا آغاز قصہ ''سیرِ پرانی دلی کی'' سے ہوا، جسے ٹیلنٹ گروپ نے پیش کیا۔اس گروپ میں چھوٹے چھوٹے بچوں نے بہترین فنکاری کا مظاہرہ کیا۔ناظرین نے ان بچوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔محفل قوالی کے تحت چنچل بھارتی اور ان کی ٹیم (دہلی) نے سماں باندھ دیا، ساتھ ہی لوگوں کی فرمائش نے اس محفل قوالی کو اور بھی دلچسپ بنا دیا۔روداد شیریں (گیت کے ساتھ داستان) کی پیشکش وسعت احمد (دہلی) نے کی۔اس میں جہاں ایک طرف تاریخ وتہذیب سے سامعین آشنا ہوئے، وہیں کچھ دلچسپ کلام سے لوگوں کو خوب محظوظ ہونے کا موقع ملا۔محفل قوالی کو چاند قادری وہمنوا (دہلی) نے پیش کیا۔اس محفل میں سامعین کی فرمائش کا اس گروپ نے بھرپور خیال رکھا۔صوفی محفل میں پوجا گائتونڈے (ممبئی) نے اپنے فن کے جوہر دکھائے۔صوفی محفل نے شام کو اور بھی پر نور بنا دیا۔آخر میں معروف غزل گو احمد حسین محمد حسین (جے پور) نے اس پورے پروگرام میں چار چاند لگا دیے۔یہ اپنی غزل گائیکی کی وجہ سے کافی مشہور ہیں۔احمد حسین محمد حسین نے اپنا پسندیدہ کلام سنایا، ساتھ ہی لوگوں نے کچھ فرمائشیں بھی کیں، جس کا دونوں فنکاروں نے خیال رکھا۔اس طرح گلابی موسم کا لوگوں نے خوب لطف اٹھایا۔ جشن وراثت اردو کے پروگرام کے تمام حصے میں لوگوں کی بھرپور شرکت رہی۔

'جشن وراثت اردو' میں ۱۴/نومبر کو مختلف اسٹال لوگوں کی توجہ کا مرکز رہے۔ایک طرف جہاں رنگا رنگ ادبی وثقافتی پروگرام سے لوگ لطف اندوز ہوئے تو دوسری طرف مختلف قسم کے اسٹال پر آرٹس کے بہترین نمونے لوگوں کو خوب لبھا رہے تھے۔اردو اکادمی، دہلی کے بک اسٹال سے لوگوں نے کافی تعداد میں کتابیں خریدیں۔کسی ایک اسٹال سے سیکڑوں کی تعداد میں کتابوں کا فروخت ہونا، اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں، جن کا براہ راست حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔خواب تنہا کلیکٹیو اسٹال پر جس طرح سے اہم شخصیات کی تصویریں لگائی گئی تھیں، وہ بھی ایک تاریخی کام ہے۔ادب وثقافت سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لیے یہ اسٹال بطور خاص توجہ کا مرکز رہا۔ خطاطی آرٹس، اسٹال پر فن خطاطی سے شغف رکھنے والے لوگ خطاطی کے بہترین نمونوں سے محظوظ ہو رہے تھے۔ساتھ ہی اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا تھا کہ لوگ خطاطی کے ماہرین سے اپنی پسند کی چیزیں لکھواتے تھے۔غیر اردو داں طبقہ میں اس فن کی کتنی اہمیت ہے کہ لوگ اپنے ناموں کو اردو رسم الخط میں لکھوا کر سوغات کے طور پر لے جا رہے تھے۔ اردو خطاطی (اردو اکادمی، دہلی) نے بھی اپنا خطاطی کا اسٹال لگایا تھا۔اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اردو اکادمی، دہلی بیک وقت کتنی جہتوں پر کام کر رہی ہے۔یہ اسٹال ناظرین کی توجہ کا بھی مرکز تھا۔اسی طرح سے آرٹی کائٹ اور ہنی ہنڈی کرافٹس کا بھی اسٹال جشن وراثت اردو کا ایک اہم حصہ تھا۔جتنے بھی اسٹال تھے، وہ سب فنکاری کا نمونہ تھے۔کیونکہ یہ جہاں دہلی شہر کی روایتی اور تہذیبی وراثت کا حصہ ہیں، وہیں دہلی کا جو جدید مزاج ہے، اس کی بھی بھرپور ترجمانی ہوتی ہے۔کیونکہ اس نمائش کے بغیر جشن وراثت اردو کا مقصد مکمل نہیں ہوتا۔اس جشن میں فنون لطیفہ کے تمام پہلوؤں کی نمائندگی کو یقینی بنایا گیا تھا۔

اس جشن میں تقریباً تمام ہی نسل کے شائقین کی بھرپور شرکت اراکین انتظامیہ کی توقعات کی تکمیل ہے۔اکادمی نے ان تمام لوگوں کی دلچسپیوں کے موضوعات کو اپنے جشن کا اہم حصہ بنایا۔دفتری ایام میں بھی لوگوں کی شرکت اس بات کی غماز ہے کہ ادب وثقافت کا کوئی بھی پروگرام بہتر طریقے سے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تو ناظرین وسامعین کا بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔جشن وراثت اردو نے لوگوں کی دلچسپی کا بھرپور خیال رکھا، اسی لیے اس جشن نے بڑی خوبی اور کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام تک کا سفر طے کیا ہے۔اس کامیاب اور رنگارنگ پروگرام کے تعلق سے اکادمی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول نے اطمینان وخوشی کا اظہار کیا۔جشن وراثت اردو میں اکادمی کے ممبران نے بھی مختلف اوقات میں شرکت کی۔اکادمی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول اور سکریٹری ایس۔ایم۔علی نے فنکاروں کا پھولوں سے استقبال کیا اور اکادمی کے

علامتی نشان کی شیلڈ پیش کیں۔

دو پہر بارہ بجے جشن وراثت اردو کے پانچویں دن کا آغاز قصہ ''قصہ بچپن کے کھیلوں کا'' سے ہوا۔ جسے ٹیلنٹ گروپ نے پیش کیا۔ اس گروپ میں چھوٹے چھوٹے بچوں نے بہترین فنکاری کا ثبوت دیا۔ ناظرین نے ان بچوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ محفل قوالی کے تحت شاہد سمیع نیازی وہمنوا اوران کی ٹیم (دہلی) نے سماں باندھ دیا۔ لوگوں کی فرمائش کا بھی اس گروپ نے خیال رکھا، جس سے موسم کے اس بنتے بگڑتے مزاج میں ایک الگ ہی قسم کی فضا کا سماں ہو گیا۔ 'پہلے آپ' کے عنوان سے اردو ڈراما اسٹیج کیا گیا۔ جسے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے طلبا نے پیش کیا۔ اس ڈرامے کا مرکزی موضوع دو الگ الگ مذہب کے ماننے والے گہرے دوست آپس میں کس طرح سے دو لوگوں کے اکسانے پر ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جاتے ہیں۔ جب یہ دونوں آخر میں ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لیے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کا آمنا سامنا ہوتا ہے تو بات بات میں ایک دوسرے کے لیے دل میں دبی محبت پھر سے باہر آجاتی ہے اور وہ دوبارہ سے اسی طرح سے دوست بن جاتے ہیں۔ یہی اس ڈرامے کا مرکزی موضوع ہے، لیکن اس میں ہمیں لکھنوی تہذیب کی بھرپور عکاسی نظر آتی ہے۔ ڈراما 'پہلے آپ' کو نئے فنکاروں نے بہترین انداز میں پیش کیا۔ موجودہ سماج میں سیاست نے یہی کام کیا ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو سمجھیں اور بھائی چارہ کا ماحول بنائے رکھیں۔ گویا کہ یہ ڈراما موجودہ حالات پر ایک قسم کا طنز ہے۔ اس کے بعد پے در پے دو شام غزل کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں پہلی محفل غزل کو زلفی خان صابری (دہلی) نے اپنی خوبصورت آواز سے محفل کو اور بھی پرکشش بنا دیا، اس کے بعد ستھارا (کوچی) نے اپنا پسندیدہ کلام سنایا، ساتھ ہی لوگوں نے کچھ فرمائشیں بھی کیں، جس کا دونوں فنکاروں نے بطور خاص خیال رکھا۔ چونکہ یہ وہ فنکار ہیں جن سے لوگ واقف ہیں، ایسے میں فرمائش کرنا کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے۔ شام ڈھلتے ڈھلتے شام غزل کے تحت رادھیکا چوپڑا (دہلی) نے اپنی آواز کا وہ جادو بکھیرا کہ کناٹ پلیس کا سینٹرل پارک تالیوں کی گونج سے ایک الگ ہی قسم کا نظارہ پیش کررہا تھا۔ آخر میں محفل قوالی کے تحت اسلم وارثی وہمنوا اوران کے گروپ نے قوالی سے رات کو اور بھی پرنور بنا دیا۔ اس طرح سے گلابی موسم میں لوگوں نے قوالی کا خوب لطف لیا۔ جشن وراثت اردو کے پانچویں دن مختلف معزز شخصیات کے علاوہ ادب وثقافت سے دلچسپی رکھنے والے لوگ بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔

'جشن وراثت اردو' کا آخری دن ۱۵ رنومبر ۲۰۱۸ء بہت پرشکوہ رہا اور اس موقع پر دلی حکومت کے نائب وزیر اعلیٰ جناب منیش سسو دیا نے کہا کہ اردو کے بغیر ہندوستان کا تصور ادھورا ہے۔ اردو اکادمی، دہلی مسلسل ادبی، ثقافتی اور علمی پروگرام کا انعقاد کرتی ہے۔ اسی لیے اس کی پہچان ایک فعال اکادمی کے طور پر ہوتی ہے۔ اکادمی صرف پروگرام کا ہی انعقاد نہیں کرتی ہے، بلکہ شاعروں، ادیبوں اور نقادوں کو ایوارڈ سے بھی نوازتی ہے، ساتھ ہی اردو کے فروغ کے لیے مختلف کورسز بھی کراتی ہے، تاکہ اردو زبان کے فروغ کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کی چاشنی اور تہذیب وثقافت سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔ ان سب کا امکان بھی ہو سکتا ہے جب اس ادارے کے کارکنان فعال ہوں۔ جشن وراثت اردو میں اکادمی کے کارکنان نے جس محنت ولگن کا ثبوت دیا ہے، وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنے بڑے پروگرام کا بحسن وخوبی اختتام ہوا۔ جشن وراثت اردو میں ساری چیزوں کو اس خوبصورتی سے سجایا گیا کہ لوگ خود اس کی جانب متوجہ ہوں۔ چھ دن کے یادگاری اور تاریخی پروگرام کا اختتام اس خوبی سے ہوا کہ لوگوں کو بہت دنوں تک یاد رہے گا۔ اس پورے پروگرام میں ریشماں فاروقی اور اطہر سعید نے بہت خوبی سے نظامت کے فرائض انجام دیے ساتھ ہی فنکاروں کا بہت ہی خوبی سے دونوں نے تعارف بھی پیش کیا۔ ان کے اختصاص سے سامعین کو روشناس کرایا۔

جشن وراثت اردو میں دہلی کے مختلف وزرا، ایم۔ایل۔اے۔کے علاوہ نائب وزیر اعلیٰ جناب منیش سسو دیا نے مختلف پروگراموں میں شرکت کی۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں نائب وزیر اعلیٰ کا آنا، طلبا وطالبات کے لیے حوصلہ افزا رہا۔ منیش سسو دیا نے اپنے خطاب میں کہا کہ آئندہ سال اس پروگرام کو اور بھی بہتر طریقے سے پیش کریں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اردو کبھی ختم نہیں ہونے والی ہے یہ اسی طرح پھلتی پھولتی رہے گی۔ انھوں نے اردو کے فروغ کے لیے ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی اور یہ بھی کہا کہ نوجوانوں کا اس طرح کے پروگرام میں آنا اردو کے لیے خوش آئند ہے۔ جشن وراثت اردو میں مسز انڈیا (برطانیہ) موہنی شری نواسن، رضوانہ شہپر اور شکیلہ حیات کے علاوہ گورننگ کونسل کے ممبران نے بھی شرکت کی۔ اس کے علاوہ مختلف معزز شخصیات اور زبان و ادب اور تہذیب وثقافت سے دلچسپی رکھنے والے کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور چھ دنوں تک مسلسل چلنے والے جشن وراثت اردو کے مختلف پروگراموں سے خوب لطف اندوز ہوئے۔

جشن وراثت اردو میں اردو کی تہذیبی روایات کی بھرپور نمائندگی ہوئی۔ دہلی حکومت کی جو کوشش ہے کہ شہر دہلی کی سماجی اور تہذیبی وراثت کا فروغ ہو، حکومت دہلی کے اس مشن میں اردو اکادمی نے بھرپور تعاون پیش کیا۔ اپنی پہچان کا تحفظ ہر حال میں باقی رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اردو زبان کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ زبان لوگوں کے جذبات واحساسات کی بھرپور ترجمان ہے۔ باہمی تعلقات اور یگانگت کو استوار کرنے میں جشن وراثت اردو جیسے پروگرام کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح کے پروگرام سے دلوں کی دوری کم ہوگی اور ایک دوسرے کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔ کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک میں پروگرام کو منتقل کرنے کا اکادمی کا جو مقصد تھا، اس میں کامیابی ملی۔ کیونکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے جشن وراثت اردو میں شرکت کر کے اکادمی کے ذمہ داران اور حکومت دہلی کے فیصلے کو درست ٹھہرایا۔ جشن وراثت اردو کو جس وسیع پیمانے پر منعقد کیا گیا اور جس طرح سے

اہم فنکاروں کو اس پروگرام کے ذریعے سامعین وناظرین کے روبرو کیا گیا، وہ ایک تاریخ ساز کام ہے۔ جس امید کے ساتھ جشن وراثت اردو کا انعقاد کیا گیا تھا، اس مقصد کی تکمیل جشن وراثت اردو میں بخوبی ہوئی۔

دوپہر بارہ بجے جشن وراثت اردو کے چھٹے دن کا آغاز قصہ ''قصہ پہیلیوں کا'' سے ہوا۔ جسے ٹیلنٹ گروپ نے پیش کیا۔ اس گروپ میں معصوم بچوں نے بہترین فنکاری کا ثبوت دیا۔ ناظرین نے ان بچوں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ دراصل یہ گروپ پہلے دن سے کسی ایک اہم موضوع پر قصہ کی شکل میں اپنی فنکاری کا ثبوت دے رہا ہے۔ ناظرین نے ان بچوں کی اداکاری اور فنکاری کو خوب سراہا۔ اردو اکادمی دہلی کے نائب سکریٹری مستحسن احمد نے ان بچوں کو سرٹیفکیٹ سے نوازا۔ اس کے معاً بعد دہلی کی مختلف جامعات کے طلبا کے درمیان مباحثہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس مباحثے میں کل تین ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ حصہ اس اعتبار سے بہت دلچسپ رہا کہ جشن وراثت اردو میں یہ اپنی نوعیت کا مختلف پروگرام تھا۔ ادب اور سماج کے موضوع پر دلچسپ مباحثے سے لوگ محظوظ ہوئے۔ یہ ایک ایسا موضوع ہے، جس پر اردو کے اہم ناقدین نے قلم اٹھایا، ان میں احتشام حسین اور پروفیسر محمد حسن سرفہرست ہیں۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر جاوید حسن نے انجام دیے۔ اس مباحثے میں جج کے فرائض ڈاکٹر ابوبکر عباد اور ڈاکٹر شفیع ایوب نے ادا کیے۔ انعامات کے اعلان سے پہلے دونوں جج صاحبان نے مباحثے کے تعلق سے اہم گفتگو کی۔ اس مباحثے میں انعام ٹیم کو نہیں دیا گیا، بلکہ انفرادی انعامات دیے گئے۔ مباحثے میں وسیم احمد علیمی (جامعہ ملیہ اسلامیہ)، خبیب احمد (جامعہ ہمدرد)، محمد اشرف (جواہر لعل نہرو یونیورسٹی) خطیب الرحمٰن (جامعہ ملیہ اسلامیہ) کو بالترتیب اول، دوم، سوم اور حوصلہ افزا انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔ محفل غزل کے تحت سیف علی خاں (دہلی) نے سماں باندھ دیا۔ لوگوں کی فرمائش کا بھی خیال رکھا گیا، جس سے اس گلابی موسم میں ایک الگ ہی قسم کا سماں ہوگیا۔ جلسہ تقسیم انعامات میں ان طلبا کو چیک، شیلڈ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا، جنھوں نے غزل سرائی، امنگ پینٹنگ اور بیت بازی میں حصہ لیا تھا اور ان میں سے جنھیں اول، دوم، سوم اور حوصلہ افزا انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ یہ انعام دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا، اردو اکادمی دہلی کے سابق وائس چیئرمین پروفیسر خالد محمود اور اردو اکادمی، دہلی کے وائس چیئرمین پروفیسر شہپر رسول کے دست مبارک سے دیا گیا۔ اس کے بعد صوفی محفلیں منعقد ہوئیں جس میں پہلی صوفی محفل گریش سدھوانی (ممبئی) نے اپنی خوبصورت آواز اور کلام سے محفل کو اور بھی پرکشش بنا دیا، اس کے بعد صوفی بینڈ (ممبئی) میں ایم آئی ایف تپس نے اپنے فن کا اس طرح سے مظاہرہ کیا کہ لوگوں پر وجد طاری ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا مختلف پروگرام تھا اور اس کا تعلق براہ راست عقیدت سے ہے، اس لیے بھی لوگوں نے اس صوفی بینڈ سے خوب لطف لیا۔ شام ڈھلتے ڈھلتے صوفی محفل کے تحت جاوید علی (ممبئی) نے اپنی آواز کا وہ جادو بکھیرا کہ کناٹ پلیس کے سینٹرل پارک کی فضا کا ایک دوسرا ہی نظارہ معلوم ہونے لگا۔

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام جاری جشن وراثت اردو کے آخری دن ''کل ہند مشاعرہ'' کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت معروف شاعر اظہر عنایتی نے فرمائی اور نظامت کے فرائض معین شاداب نے انجام دیے۔ اس مشاعرے میں راحت اندوری، راجیش ریڈی، شعیب نظام، شکیل اعظمی، مختار یوسفی، عزم شاکری، فاروق جائسی، شرف نانپاروی، نسیم نکہت اور شبینہ ادیب جیسے مشہور شعرا نے شرکت کی اور اپنا کلام پیش کیا۔ قارئین کی دلچسپی کے لیے منتخب اشعار پیش کیے جا رہے ہیں:

نیا خوں رگوں میں رواں کردیا
غزل ہم نے تجھ کو جواں کردیا
(اظہر عنایتی)

ہم اپنی جان کے دشمن کو اپنی جان کہتے ہیں
محبت کی اسی مٹی کو ہندوستان کہتے ہیں
(ڈاکٹر راحت اندوری)

تاریخ غلط پڑھا رہے ہیں کچھ لوگ
اچھوں کو برا بتا رہے ہیں کچھ لوگ
روکو انھیں تعلیم کے میدان میں بھی
نفرت کی فصل اُگا رہے ہیں کچھ لوگ
(فاروق جائسی)

شام کو جس وقت خالی ہاتھ گھر جاتا ہوں میں
مسکرا دیتے ہیں بچے اور مرجاتا ہوں میں
(راجیش ریڈی)

مزاج کے خلاف کیا ذرا سا فتویٰ آگیا
تو زید اور بکر میں ہے اٹھا پٹک اٹھا پٹک
(مختار یوسفی)

وقت کے ساتھ وہ ڈھل جاتے ہیں زنجیروں میں
نوجوانی میں جو تلوار بنے پھرتے ہیں
(ڈاکٹر نسیم نکہت)

مر کے مٹی میں ملوں گا کھاد ہوجاؤں گا
پھر کھلوں گا شاخ پر آباد ہوجاؤں گا
(شکیل اعظمی)

تمھارے خواب لوٹانے پہ شرمندہ تو ہیں لیکن
کہاں تک اتنے خوابوں کی نگہبانی کریں گے ہم
(شعیب نظام)

حال کیا دل کا ہے اظہار سے روشن ہوگا
یعنی کردار تو کردار سے روشن ہوگا

رات دن چراغوں کو جلاتے کیوں ہو
گھر چراغوں سے نہیں پیار سے روشن ہوگا
(شبینہ ادیب)

عشق تو بس وہ پہلے پہل کا ہی تھا
اب تو دل ٹوٹنے کی صدا ہی نہیں
(عزم شاکری)

شکست جس کا نصیب ہوگی کچھ اس کا سوچو
تمھارا کیا ہے تمھیں تو سکّہ اچھالنا ہے
(معین شاداب)

قیامت سر اٹھائے پھر رہی ہے
پرندے گھر بدلنا چاہتے ہیں
(شرف نانپاروی)

بابائے قوم مہاتما گاندھی کی ۱۵۰ویں سالگرہ کے جشن پر داستان گوئی اور اردو ڈرامے کی پیشکش

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام بابائے قوم مہاتما گاندھی کی ۱۵۰ویں سال گرہ کے جشن کی مناسبت سے سری رام سینٹر، منڈی ہاؤس ،نئی دہلی میں داستان گوئی کا پروگرام بعنوان 'داستانِ مہاتما' اورڈاکٹر ایم۔سعید عالم کی ہدایت کاری میں اردو ڈراما 'موہن سے مہاتما' پیش کیا گیا۔اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ ووزیرفن ،ثقافت اور السنہ منیش سسودیا نے کہا کہ گاندھی جی کی شخصیت اتنی عظیم اور بلندوبالا ہے کہ ان کی زندگی کو پیش نظر رکھ کر ہر ہندوستانی کو جینا چاہیے۔گاندھی جی کسی مخصوص پارٹی یا گروہ کے نہیں پورے ہندوستان اور تمام ہندوستانیوں کے لیڈر تھے۔آج جس طرح کی سیاست جاری ہے، وہ گاندھی جی کے پیغامات اوران کی سیاسی زندگی سے میل نہیں کھاتی ۔گاندھی جی نے سب سے زیادہ زور نفرت، تشدد، انارکی اور شدت ودہشت کے خاتمے پر دیا ہے۔اردو اکادمی، دہلی ایسے ہر موقع پر اتنے عمدہ اور ثقافتی پروگرام منعقد کرتی ہے، جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ملک کو آج ایسے پروگراموں کے انعقاد کی اشد ضرورت ہے، جسے اردو اکادمی، دہلی بخوبی سمجھ رہی ہے اوراپنی ذمہ داری کی ادائیگی میں مصروف عمل ہے۔گاندھی جی نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان محبت واخوت کو عام کیا۔ہندوستان کی کسی قوم کے ساتھ تفریق نہیں کی۔سب کوساتھ لے کر چلے اور سب کے ساتھ چلے۔یہی وجہ ہے کہ عظیم ہندوستان کے خواب کو وہ زمین پر اتار سکے اور انگریزی حکومت کا خاتمہ یقینی ہوسکا۔انھوں نے اتنا خوبصورت پروگرام پیش کرنے پر اردو اکادمی، دہلی کو پیش مبارک باد پیش کی۔

اردو اکادمی کے وائس چیئر مین پروفیسر شہپر رسول نے اپنے خیر مقدمی کلمات میں کہا کہ بابائے قوم موہن داس کرم چند گاندھی، جنھیں ہم احترام کے ساتھ مہاتما گاندھی کہتے ہیں ۔صرف ملک کے ہی نہیں اپنے عہد میں پوری دنیا کے بڑے لیڈروں میں تھے ۔اردو اکادمی، دہلی اپنی وراثت کے تحفظ کے معاملے میں ہمیشہ سنجیدہ رہی ہے ۔ یہ سال مہاتما گاندھی کی سالگرہ کا ۱۵۰واں سال ہے ۔اسی کے پیش نظر اکادمی کی جانب سے مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا جارہا ہے۔آج سے دو چار روز قبل گاندھی جی کی یاد میں ہم نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں قومی یکجہتی مشاعرے کا انعقاد کیا تھا اور آج یہاں گاندھی جی کی یاد میں داستان گوئی اور ایک ڈراما بعنوان 'موہن سے مہاتما' پیش ہوگا۔ان پروگراموں کا اصل مقصد عوام کو گاندھی جی کے پیغامات سے روشناس کرانا اور ان کے اندر اخوت ومحبت اور بھائی چارے کے جذبے کومہمیز کرنا ہے۔ہمارا مقصد یہ بھی ہے کہ قوم کے بچے اور جوان گاندھی جی کو اچھی طرح جانیں اور انہیں سمجھیں اور ان کے پیغامات پر عمل بھی کریں۔جس طرح ایک ناقابل فراموش جبر وتشدد کے قلعے کو گاندھی جی نے اپنی سوجھ بوجھ اور دانائی سے مسمار کیا، وہ دنیا کی تاریخ میں ہر زمانے میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔عدم تشدد کا پیغام اور اس پر عمل آوری کوئی آسان کام اور بچوں کا کھیل نہیں ہے۔گاندھی جی نے عظیم ہندوستان کے خواب کوشرمندۂ تعبیر کیا۔گاندھی جی جیسے عظیم لیڈر صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ وہ ہمارے ملک میں پیدا ہوئے ،جن کا نام پوری دنیا ادب واحترام کے ساتھ لیتی ہے۔

داستان گوسید ساحل آغا نے داستان مہاتما پیش کی ۔انہوں نے اپنے پروگرام سے گاندھی جی کے اہنسا کے پیغام کو عام کیا ،اس داستان میں خصوصی طور پر مہاتما گاندھی کے جذبۂ اخوت ومحبت ،قومی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کو پیش کیا گیا۔آزادی اور تقسیم کے وقت جانوں کے ضیاع کو بھی اس داستان میں موضوع بحث بنایا گیا تھا۔اردو ڈراما 'موہن سے مہاتما' میں ایم سعید عالم سمیت تمام فن کاروں نے بہترین اداکاری کا مظاہرہ کیا۔آپ بیتی پر مبنی یہ ڈراما سامعین کو بہت پسند آیا۔اس ڈرامے میں چمپارن ستیہ گرہ کو خصوصی طور پر جگہ دی گئی تھی۔اس پروگرام کی نظامت ریشماں فاروقی نے کی۔سری رام سینٹر میں منعقد اس پروگرام میں دہلی کی معزز شخصیات ،طلبا وطالبات اور نوجوانوں نے شرکت کی۔

اردو اکادمی ،دہلی کے سکریٹری ایس ایم علی نے تمام مہمانوں ،شرکا، فن کاروں اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکادمی کی جانب سے بہت اچھے اچھے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں ،جس سے بلاتفریق تمام لوگ مستفید ہوتے ہیں ۔ہمارے لیے یہ خوشی کی بات ہے کہ سری رام سینٹر سامعین سے بھرا ہوا ہے۔دہلی حکومت اکادمی کے پروگراموں کو سراہتی ہے اور بالخصوص نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا تو اکثر پروگراموں میں پوری دلچسپی کے ساتھ شریک ہوتے ہیں ۔اس سے ہمارا حوصلہ بڑھتا ہے ۔فن کاروں نے اپنے پروگراموں کو اچھی طرح پیش کیا اور سامعین کو محظوظ کیا۔میں آپ سب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اتنی بڑی تعداد میں شریک ہیں۔

◆◆◆